نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ — قیمت سالیانہ معہ محصول ے

نمبر ۲۳ - جلد ۸ — لودیانہ ۳ر جون ۱۸۸۰ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

حضور لارڈ رپن صاحب گورنر جنرل یکم جون کو بمبئی میں داخل ہوئے اور ۱۰ر جون کو شملہ میں داخل ہونگے = ہرات میں شورہ شری ہی = لوگرمیں مجمعوں کی کثرت ہی اور سامان رسد ادھر سے بمشکل پہونچتا ہی = میدان کے لوگوں نے پھر قافلے لوٹنے شروع کر دئے ہیں = حکم عام جاری ہو گیا ہی کہ بار برداری کے لئے کسی جگہہ جانور نہ خریدے جائیں = یعقوبخان نے منصوری سے بھاگ جانے کی کوشش کی تھی مگر راز کھل گیا = سردار عالم خان حکام کابل سے ملاقات کر کے حکومت غزنی پر روانہ ہو گیا = جلال آباد سے جو غلزئی مویشی چرا کر لیگئے تھے اُنکے گاؤں انگریزی فوج نے پھونکدئے ہیں = تازہ خبر سے معلوم ہوا کہ غزنی کے اردگرد پھر مفسد لوگ جمع ہو گئے ہیں = افغانستان کے باشندے عبد الرحمان خان کی آمد کی انتظاری میں ہیں اور چاہتے ہیں کہ اب صلح ہو جائے = لارڈ بیکنسفیلڈ کو ڈیوک کا خطاب ملیگا = جاپان فارس کے ساتھ رشتہ دوستی گانٹھنے کی کوشش کر رہا ہی = اینٹ پکانے کی کل کے صلہ میں سرکار نے ڈبلیو بل صاحب کو ۴ ہزار روپیہ انعام دئے ہیں = بحری محصول سے سالگذشتہ میں ۱ کروڑ روپیہ ہندوستان کے خزانہ میں پڑا تھا = برٹش برہما میں چیف کورٹ قایم ہو ہوا الا ہی = جہلم سے راولپنڈی تک یکم جون کو ریل جاری ہو گئی ہی = علیگڈہ کے محمدی کالج پر ۳ لاکھ روپیہ کی لاگت لگیگی = نمک کے محصول نے پچھلے سال سرکاری خزانہ میں ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ڈالا = ہندوستان کے بجٹ میں ساڑھے تین کروڑ روپیہ کی کمی ثابت ہوئی ہی = خاص و عام دیسی لوگونکی رائے ہی کہ گرمیوں کے ایام میں خس کی ٹٹیاں ریل میں لگائی جائیں خواہ کرایہ زیادہ ہو جاوے = رجسٹری خطوط کے محصول کی بابت سرکار بات چیت کر رہی ہی کہ بجائے ۴ر کے ۲ر مقرر ہو جاویں = عبد الرحمان خان نے کوہ دامن میں اپنے نام کا سکہ جاری کر دیا ہی = نئے وزیر اعظم ہند نے لارڈ لٹن کے نام لکھہ بھیجا ہی کہ جنگ افغانستان کو بہت جلد ختم کرنا چاہئے = روسیون کا جنرل سکوبیلاف علاقہ چکسلار میں پہونچ گیا ہی = گورنمنٹ ہند کے خزانہ احتیاطی میں ۲۰ مئی کو ۱۴،۵۱،۲۱،۴۷،۴ روپیہ موجود تھے = روسی اخباروں کو سرکاری طور پر روس و چین کے باہمی مفسدات کی خبریں چھاپنے کی ممانعت کی گئی ہی - ضرور کچھہ دال میں کالا ہی = حضور پرنس آف ویلز اگلے برسات میں اسٹریلیا کی سیر فرماوینگے = سر جان سٹریچی صاحب ہندوستان کے مالی وزیر آج انگلستان کیطرف قدم رنجہ فرماوینگے = قندھار کے حاکم شیر علیخان کو سرکار نے اجازت دیدی ہی کہ تم اپنے نام کا سکہ چلاؤ = کسی مجاب نے تخمینہ کیا ہی کہ تمام ہندوستان میں ایک کروڑ ۴۶ لاکھہ من غلہ پیدا ہوتا ہی = سالگذشتہ میں نو کروڑ روپیہ کا چاندی سونا باہر سے ہندوستان میں آیا تھا = محمد جان کے پاس مفسد لوگ جمع ہوتے جاتے ہیں =

نورافشاں

—— ہمارے صیغہ مراسلات میں ایک اور مضمون نسبت سود درج ہے سو واضح رہے کہ راقم مضمون نے جو کچھ سود کی بابت سابق اور حال میں لکھا ہے وہ دونکا جواب ہمارے پرچہ مطبوعہ ۲۹ اپریل میں درج ہو چکا ہے اب سیر اتنا اور زیادہ اپزاد کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی بھائی دینی کام میں ہو کر اور اُسی کام کی اُجرت سے پرورش پا کر فی الواقع ایسا نارو انفع اور غضب کا یوزری جو اصل سوال میں درج ہے لیتا ہے تو وہ بیشک انجیل مقدس کے احکام کے مخالف ہے اور بہرحال اس قابل ہے کہ جس سوسائٹی سے پرورش پاتا ہو اُسکی نگران کی معرفت تحقیقات پاکر اخذ اجرت دینے سے یکلخت روکا جاوے کیونکہ مسیحی دین کا اصل اصول محض محبت اور نفس کشی ہے اور یوزری یا نارو انفع کا انجام نفس پروری اور خودغرضی اور یہہ دونوں باہم ضدین ہیں اور اجتماع ضدین محال ہے +

اِس تقریر کا منشا یہہ نہیں ہے کہ گاہتے ہوئے بیل کا مُنہ باندھ لیا جاوے کیونکہ اُسکو خود خدا نے منع کیا ہے بلکہ واجب ہے کہ وہ جو صرف خادم الدین اور دین کے ہی کام میں رہتا ہے و دنیادار لوگوں کے ذریعہ سے پرورش پاتا ہے لیکن وہ جو دین کی بطفیل پرورش پاتا ہے اور غریب بھائیوں کو لوٹ کھانا اپنا شعار رکھتا ہے نہ صرف شریعت کے مخالف بلکہ شریفوں کی نظر میں سخت مجرم ہے اور اُسکو اِس جرم سے قایل کرنیکو ایسے کوئی بھی دلیل یا حجت پیش نہیں جائیگی +

سایل نے اپنے اِس سوال کا جواب بعض خاص صاحبوں سے طلب کیا ہے سو اُسکو واضح رہے کہ یہہ اور نیز گذشتہ راز اُنھیں میں سے ایک صاحب کا ہے +

—— مسٹر سیسل گریفن صاحب نے ایک مراسلہ ملا شکی عالم کے پاس بھیجا تھا جسکے جواب میں شکی عالم نے لکھا ہے کہ جس حالت میں میں اسلام کا ایک رکن ہوں اور گورنمنٹ انگریزی کی یہہ خواہش ہے کہ تخت کابل پر کوئی مسلمان امیر بٹھلایا جاوے تو بس میں آیندہ کو انگریزوں کی ہرگز مخالفت نہ کرونگا +

یقین کیا جاتا ہے کہ افغانستان کے باشندے سردار عبدالرحمان خان کی آمد کے منتظر ہیں +

—— بذریعہ تار برقی آمدہ لنڈن مورخہ ۲۹ مئی معلوم ہوا کہ مقام برلن میں ۵ جون کو سلاطین یورپ کی ایک کانفرنس اجلاس کریگی اور اُس اجلاس میں یہہ معاملہ پیش ہوگا کہ سرحد یونان کا کیا انتظام کرنا چاہئے +

جس حال میں کہ آنیوالے وقوعات کے آثار ظاہر ہوتے جاتے ہیں تو یقین ہے کہ مظلوم اقوام کو آزادگی حاصل کرنیکا موقع ملیگا +

—— صاحب اخبار لکھنؤ وِٹنس فرماتے ہیں کہ عرصہ دس ماہ گذشتہ میں پانچ جوان پنجاب سے انگلستان میں تعلیم پانیکے لیے گئے تھے جنکے نام یہہ ہیں۔ فریڈرک چترجی کیمبرج یونیورسٹی میں سول سروس کے لئے داخل ہوئے۔ کارنیلیس کیلب فرزند جناب پادری کیلب صاحب الہ آباد۔ مسٹر ونیانا تھہ صاحب ازا مرتسر یہہ دونوں ڈاکٹری علم کی تعلیم پانیکے لئے گئے ہیں مسٹر چارلس گولکنا تھہ صاحب فرزند جناب پادری گولکنا تھہ صاحب از جالندھر بیرسٹری کا امتحان دینگے اور مسٹر ہنری گولکنا تھہ صاحب امریکہ میں پادری کے عہدہ کی تعلیم پانیکے لئے گئے ہیں +

—— رپوٹ امریکن مشن مقام ہاجور علاقہ مدراس سے معلوم ہوا کہ سال گذشتہ میں ۲۴۲ بالغ مرد کلیسیا میں داخل ہوئے جنمیں سے ۳۲ غیر اقوام میں سے اور ۲۱۰ رومن کیتھولک تھے اور نیز ۴۹ نابالغ لڑکے لڑکیوں نے اصطباغ پایا پس مشن مذکور کے علاقہ میں ۲۰۶ جماعتیں ہیں جنمیں ۱۱۱۴۷ آدمی خورد و کلان شامل ہیں +

خدا اُن کلیسیا کے بھائیوں کو ہر طرحکی روحانی برکتوں میں ترقی دیوے +

—— روم کی تواریخ میں لکھا ہے کہ لشکر میں ایک رومی جوان تھا جو کہ ترقی کا مستحق تھا اور ترقی ہونیکو تھی جوان مذکور کے افسر نے بادشاہ روم کو بذریعہ عرضی آگاہ کیا کہ وہ شخص جسکی آپ اب ترقی کیا چاہتے ہیں عیسائی ہے اور بموجب قانون مجوزہ حضور وہ مستحق ترقی کا نہیں ہے بلکہ وہ شخص بباعث عیسائی ہونیکے عہدہ حال کے بھی لائق نہیں ہے۔ چنانچہ بادشاہ نے اُس جوان کو اپنے روبرو بلایا اور اُس سے پوچھا کہ کیا تو عیسائی ہے۔ اُسنے جواب دیا کہ ہاں میں عیسائی ہوں۔ بادشاہ نے اُسکو کہا کہ میں تجکو تین گھنٹہ کی مہلت دیتا ہوں کہ اس میں تم دین عیسوی کو ترک کردو تمکو عہدہ ملجاویگا اور اگر عرصہ مذکور میں تمنے عیسائی دین کو نہ چھوڑا تو تمہارا سر اُڑا یا جائیگا چنانچہ اِس ماجرے کی کیفیت سنکر شہر کا ایک پادری اُس جوان کے پاس آیا اور اُسکو گرجا میں لیجاکر تلوار کو بائبل کے پاس رکھ دیا اور کہا کہ اب کسکو پسند کرتے ہو آیا تلوار کو یا بائبل کو اگر بائبل پسند کرتے ہو تو جان دینی پڑیگی اور اگر تلوار کو پسند کرتے ہو تو کچھ عرصہ کے لئے عزت دار ہو جاؤ گے بلکہ بادشاہ تمکو بڑی خوشی کے ساتھ عزت دیگا۔ پس اب بتلاؤ کہ تم کسکو پسند کرتے ہو۔ جوان جو کہ ذی عزت و خوبصورت و صاحب دولت تھا بولا کہ میں بائبل کو پسند کرتا ہوں۔ پس تین گھنٹہ کے بعد جوان کا سرتن سے جدا کیا گیا +

کاشکہ اِس قسم کا ایمان دنیا میں زیادہ ہووے۔ اور کاشکہ وہ جوان دنیا میں بہت پیدا ہوں جو اپنے خداوند کی خاطر جان دینے کو بھی تیار ہوں +

مطبع امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ورمن صاحب کے اہتمام سے چھپا

بقیہ تسہیل الافہام دافع الاوہام

دربیان متشابہات قرانی

هو الذی انزل علیک الکتب منه آیات محکمات هن ام الکتاب واخر متشابهات فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله وما یعلم تاویله الا الله - انتہا ترجمہ یعنے اللہ وہ ہی جسنے اوتاری تجھ پر کتاب اُس میں بعض آیات محکمات ہیں سو جڑ ہیں کتاب کی اور دوسری متشابہات اور جنکے دل برگشتہ ہیں وے پیروی کرتے ہیں متشابہات کی تلاش کرتے ہیں اُنکی تاویل کی اور اُنکی تاویل کوئی نہیں جانتا بجز اللہ کے فقط جاننا چاہئے کہ قران ایک کتاب ہی کہ جسکے مطالب و مقاصد دو قسم کے ہیں قسم اول محکمات کہ جو جڑ ہیں کتاب کی یعنے بنیاد قران کی آیات محکمات ہی اور قسم دویم متشابہات ہیں کہ جنکے مطالب و معانی مبہم و مخفی ہیں کہ جو بذریعہ عقل دریافت نہیں ہو سکتے ہیں اور نہ کوئی اُن کے حل کرنیکی قدرت و استعداد رکھتا ہی کیونکہ وے متشابہات سے ہیں کہ جنکا ثابت ہونا بہت مشکل ہی کیونکہ مصنف قران اُنکے حل ہونے کی نفی کرتا ہی اور یہہ کہتا ہی کہ بجز خدا کے اُن کی تاویل و تفسیر کوئی نہیں جانتا ہی اور جو لوگ کہ اُن کی پیروی کرتے ہیں اور عقل سے اُنکی تفسیر و تشریح کرتے ہیں اُنکے دل سچائی سے برگشتہ ہیں اسلئے کہ وے بذریعہ عقل دریافت نہیں ہو سکتے ہیں یہاں پر مصنف قران کا عجز درباب انکشاف متشابہات صاف ثابت ہی کیونکہ وہ کہتا ہی کہ سوا خدا کے اُن کے معنے کوئی نہیں جانتا ہی اگر کوئی محمدی بھائی متشابہات قرانی کی تاویل کریگا تو اُسکا تاویل کرنا عبادعائے قرانی دلالت کریگا انحراف و انکار پر اور اُسکو بقول مصنف قران یہہ کہا جاویگا کہ شخص تاویل کنندہ متشابہات قرانی راہ صداقت سے گم گشتہ ہی کیونکہ متشابہات کی تاویل کوئی نہیں جانتا ہی اگر کوئی مدعی اُن کے انکشاف و اظہار کا دم بھریگا تو ہم اُسکو یہی کہینگے کہ کیا آپ مصنف قران سے زیادہ عالم ہیں کہ متشابہات کی تاویل کرتے ہیں حالانکہ صاحب قران صاف اقرار کرتا ہی کہ سوا خدا کے اُنکی تاویل کوئی نہیں جانتا ہی جب یہہ بات معلوم ہوئی تو اب ہم پیروان قران سے دریافت کرتے ہیں کہ آیا آپ قران کے معتقد ہیں یا غیر معتقد اگر معتقد ہیں تو ہم کو پہلے متشابہات کے معنے بتا دو اور بذریعہ عقل اُنکی تاویل و تفسیر بیان کرو اور اگر آپ قران کے پیرو نہیں ہیں تو آؤ پہلے ہم ملکر قران کو باطل اور اُسکے مصنف کو نادان ثابت کریں اور جب ہم اس بحث سے فارغ ہونگے بعد اُسکے مسئلہ تثلیث فی التوحید کی تاویل و تفسیر میں رجوع کرینگے بہرحال مناسب یہہ ہی کہ معتقدان قران کو جو قران کی متابعت اور دل سے اطاعت کا دم بھرتے ہیں نہیں نہ چاہئے کہ ہمارے مقابل یہہ دعوی کریں کہ جو بات سمجھ میں نہیں آتی ہی وہ قابل یقین نہیں ہی اور جو بات قابل تعین نہ ہو وہ مشکوک ہوگی اور جس مذہب میں عقیدہ مشکوک ہو وہ مذہب مشکوک ہوگا اور اگر ازراہ تعصبانہ و ضدانہ یہہ بات نہ قبول کریگا تو پہلے باوصف متشابہات قرانی قران کو مشکوک اور دین اسلام کو باطل تسلیم کرے کیونکہ متشابہات قرانی بقول مصنف قران سمجھ سے خارج ہیں اور خدا کے سوا اُنکی تاویل کوئی نہیں جانتا ہی اور یہہ ہی حال تثلیث فی التوحید کا ہی کہ جو عقلاً انسان اُسکی تاویل نہیں کر سکتا ہی مگر خدا کے فضل سے اُسکی سمجھ و معرفت حاصل ہوتی ہی نظر بریں چند مقامات قرانی معترض سے ہم دریافت کرتے ہیں کہ براہ مہربانی اُنکا مطلب ہمکو بتا دو کیونکہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہی اور وہ یہہ ہی اول سورہ واقعہ میں مرقوم ہی ویحمل عرش ربک فوقهم یومئذ ثمانیه یعنے اُٹھا رہے ہیں تیرے رب کا عرش اوپر اپنے آٹھ اشخاص یعنے آٹھ ملائکہ عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں قیام تک دویم سورہ مومن میں لکھا ہی کہ

الذین یحملون العرش ومن حوله یسبحون بحمد ربهم انتہا یعنے وے لوگ جو اُٹھائے ہوئے ہیں عرش کو اور جو اُسکے گرد ہیں پاکی بولتے ہیں اپنے مالک کی اور خوبیاں یعنے حاملان و حایلان عرش اپنے مالک کی پاکی بولتے ہیں انتہا مفسران قران اور محدثان اہل اسلام نے لکھا ہی کہ عرش ایک تخت ہی کہ جسکی جگہہ فلک الافلاک کے اوپر ہی اور چار فرشتگان اُسے اپنے کاندھے پر اُٹھا رہے ہیں اور خدا اُسپر مقیم ہی اور یہی اشارہ آیات مذکورہ سے پایا جاتا ہی اور روز قیامت کے حاملان عرش بجائے چار کے آٹھ ہونگے اور یہہ مطلب آیت منقولہ سابقہ سے ظاہر ہوتا ہی اور قیامت کے دن خدا اُسی عرش پر جلوس فرمائیگا اور آٹھ فرشتگان اُسکو اُٹھاوینگے اور خدا اُسپر بیٹھکر بندگان کے اعمال کا حساب لیگا اور یہی منشا آیت قرانی اور محدثین کا ہی اب ہم یہہ پوچھتے ہیں کہ آیا قیام خدا اور وجود عرش بطریق حقیقی مذکور ہی یا کہ مجازی اگر حقیقی مذکور ہی تو دو حال سے خالی نہیں ہی یا حادث ہوگا یا قدیم اگر حادث ہی تو قبل حدوث عرش واسطے قیام خدا کے کون سا مقام مخصوص و مقرر تھا اور اگر قدیم ہی تو دلالت قدامت اُسکی وجود مخلوق کی مانع ہوگی حالانکہ کتب اہل اسلام میں اُسکی خلقت کا بیان

ہوا ہی اور اگر وجود عرش بطریق مجازی مراد ہی تو اُسکی کیا دلیل ہی کیونکہ فرضی عرش کا ہونا اور اُسکو مجازی معنونسے تسلیم کرنا خالی از نقصان نہیں ہی ۔ باقی آئندہ

مسیح نے کہاں اور کب تک دینی خدمتگذاری اس دنیا میں کی

ہم نے پہلے بیان کیا کہ خداوند بیت لحم میں پیدا ہوا اور ناصرہ میں اُسنے پرورش پائی اور تیس برس کی عمر میں بپتسمہ پاکر اُس دینی خدمت کو شروع کیا جسکے واسطے وہ دنیا میں آیا تھا متی مرقس اور لوقا صرف مسیح کی گلیل کی خدمت کا بیان کرتے ہیں وے وقت کا لحاظ نہیں رکھتے اور اُنکی انجیل پڑھنے سے معلوم دیتا ہی کہ خداوند تھوڑے دنوں بیشتر مصلوبی کے یروسلم میں گیا اور وہاں لوگوں کو نصیحت کی اور تعلیم دی یوحنا نے اپنی انجیل خاصکر اُن باتوں کے واسطے تصنیف کی جو اور انجیلوں میں درج نہیں ہوئیں اِس انجیل سے معلوم دیتا ہی کہ اگرچہ خداوند نے اکثر تعلیمات اور معجزے گلیل میں کئے تو بے وقت بوقت یہودا میں آنا ہا خاصکر اُن اجتماعات میں جو یروسلم میں عید کے وقت ہوتی ہیں یہہ بات انجیل سے نکالنی بہت دشوار ہی کہ خداوند نے کتنے دنوں اِس دنیا میں تعلیم دی بعضے سمجھتے ہیں تین برس اور بعضے دو برس وجہ ثبوت اِس امر کی یوحنا کی انجیل میں پائی جاتی ہی یہہ انجیل نویس چھہ عیدوں کا ذکر کرتا ہی جنمیں سے پانچ میں مسیح موجود تھا +

پہلی عید فسح جو اُسکے بپتسمہ کے بعد ہی ہوئی (۲ باب کی ۱۳) ۔ +

دوسری یہودیوں کی ایک عید (۵ باب کی ۱) +

تیسری عید فسح جس میں خداوند گلیل میں رہا (۶ باب کی ۴) ۔

چوتھی عید خیمہ جس میں وہ یروسلم میں گیا ظاہر نہیں بلکہ خفیہ طور پر (۷ باب کی ۲ و ۱۰) ۔

پانچویں تجدید کی عید (۱۰ باب کی ۲۲) ۔

چھٹی عید فسح جسمیں وہ مصلوب ہوا (۱۲ و ۱۳ باب)

اِس سے صاف معلوم دیتا ہی کہ مسیح کی خدمت کے وقت میں تین عید فسح ہوئیں پہلے بپتسمہ کے بعد دوسری جسمیں خداوند گلیل میں رہا (۶ باب کی ۴) اور تیسری وہ عید جسکے دنوں میں وہ مارا گیا اِس حساب سے دو برس سے کچھہ زیادہ دن نکلتے ہیں لیکن ہم دوسری عید کو جسکا ذکر ۵ باب کی ۱ آیت میں ہوا عید فسح سمجھیں تو مسیح کی خدمت گذاری میں چار عید فسح ہوئیں عالموں کے بیچمیں اِس عید کی بابت گفتگو ہی جو سمجھتے ہیں کہ یہہ عید فسح نہیں تھی اُن کی یہہ حجت ہی اول کہتے ہیں کہ یوحنا کہتا ہی کہ یہودیوں کی ایک عید تھی (۵ باب کی ۱) اگر یہہ عید فسح ہوتی تو اسطرح نہ کہتا کیونکہ عید فسح سب سے بڑی اور مشہور عید تھی ثانیاً کہ اگر یہہ عید فسح ہوتی تو ضرور وہ اُسکا نام لکھہ دیتا جیسا اُسنے اور عید فسح کا ذکر کیا یہہ دونوں قول معترض کے میری سمجھہ میں نہایت مستحکم ہیں لیکن اُنکا جواب یوں دے سکتے ہیں کہ بہت نسخے ہیں جنمیں لفظ ایک نہیں پایا جاتا بلکہ یوں مرقوم ہی کہ یہودیوں کی عید نزدیک تھی اور دوم اگرچہ یوحنا کا عام محاورہ بھی ہی کہ عید فسح کا نام سے ذکر کرے تو بھی ہم یقیناً نہیں کرسکتے کہ وہ بغیر نام ذکر نہیں کرسکتا مقدم اور غالب رائے یہی ہی کہ یہہ عید عید فسح تھی اور اُسکا سبب یہہ ہی کہ اگر ہم اُسکو عید فسح نلیویں تو پہلی عید فسح جسکا ذکر ۲ باب کی ۱۳ میں ہوا اور دوسری جسکا ذکر ۶ باب کی ۴ میں ہوا اُنکے درمیان صرف ایک ہی سال گذرتا ہی اُن دونوں عیدوں کے درمیان جتنی سرگذشت وقوع میں آئیں اور اُنکا ذکر ہر چہار انجیل میں ہوا ہی وہ سرگذشتیں بہت معلوم دیتی ہیں بس زیادہ ہی ممکن ہی کہ ایک سال میں نہوں بلکہ دو سال میں ہوں اِسلئے قریب قیاس یہی نظر آتا ہی کہ مسیح کی خدمت گذاری میں چار عید فسح ہوئیں نہ تین اور اُسکی خدمت کے دن تین برس سے زیادہ یعنے ساڑھے تین برس ہوں + فقط

مراسلات

ہر وقت اور ہر حال میں نبی کی ضرورت نہیں

جس جس مقام میں جالندھر یصاحب نے نبی کی ضرورت نہیں لکھا تھا وہاں ضرورت ہی لکھہ دیا چنانچہ ہم اُنہیں کی وجوہات کی روسے اِس نفی کو پھر درج کئے دیتے ہیں اور ساتھہ ہی مطلع کرنا بھی النسب سمجھتے ہیں کہ آپ کے مضمون کا پہلا ڈیڑھ کالم ہمارے مدعا بحث سے بالکل خارج ہی ۔ اِس حصہ میں جو باتیں آپ نے تحریر کی ہیں اُن ہی کے سبب سے ہم کسی غیر نبی کی ضرورت کے نافی اور مُبطل ہیں +

قریباً شروع مضمون میں آپ نے اختلاف سمجھہ کے سبب کسی نبی کی ضرورت کو ظاہر قرار دیا ہی اُسپر ایک نظر تو ہم پیشتر لکھہ چکے ہیں اب ایک دو اور باتوں کا بیان کیا جاتا ہی ۔ اوّل یہہ کہ اختلاف سمجھہ سے بائبل میں نقصان مظنون نہیں ہوتا ۔ بائبل کے اجزائے اظہار ایسے

ہیں جو ایک کُل کی طرف راجع ہیں۔ اُن میں اختلاف ہیں کمی نہیں قصور نہیں۔ اختلاف عقلیہ کی طرف حواری کا اشارہ معلوم ہوتا ہے جب اُنسنے غیر انجیل بنائے جانے پر لعنت کی اور کلام الٰہی سے اختلاف یا اُسکی مختلف تعبیریں کرنیکا یہہ سبب بتلایا کہ نفسانی آدمی خدا کی روح کی باتیں نہیں قبول کرتا کہ وے اُسکے آگے بیوقوفیاں ہیں اور نہ وہ اُنہیں جان سکتا ہے کیونکہ وے روحانی طور پر بوجھی جاتی ہیں۔ سچ ہے اگر کلام خدا اِس دنیا کی حکمت سے ہوتا تو نفسانی روح اُسے سمجھ سکتی اور ایسا اختلاف نہوتا اور بدعتیوں کا نام بھی نہ سُنتے اب اِس نفسانیت کو دل سے دور کرنیوالا روح حق ہے نہ کوئی آدم زاد۔ دوم۔ ایک اِنسان سچائی کو زیادہ سمجھ سکتا ہے اور دوسرا کم ایک کو سچائی کا ایک حصہ سمجھنے کا اور اک ہے دوسرے کو کوئی اور۔ اِس سبب سے بھی اختلاف سرزد ہو جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہر بشر کے فہم کی یکساں وسعت نہیں ہے۔ پھر اختلاف سے جبر اِن کیوں ہو دیں۔ پولوس اور دیگر حواریوں نے انجیل سے انحراف اور اختلاف ظاہر کرنے پر بار بار متنبہ کیا ہے۔ اِسلئے بائبل اپنے کسی اظہار میں قاصر نہیں جو ہر زمانہ میں ایک نہ ایک پولوس کی ضرورت کو جگہ نہ دیوے اُسی پولوس کے ناصحات اب بھی کافی ہیں کہ [illegible] وغیرہ کو منتشر کریں۔ اور پھر جب ایک پولوس کے [illegible] اختلاف سمجھ کا عاید ہونا ممکن تھا تو اوروں میں [illegible] ممکن نہ ہوتا کسی اور پولوس کو نمودار ہونے دو تو [illegible] فقرات کی حقیقت معلوم ہو جائیگی +

پھر قولہ مسیح کا شہود دنیا پر بطور نبی کاہن اور بادشاہ کے تھا اور میں پوچھتا ہوں کہ وہ عہدے جنکی اشد ضرورت اُسوقت کے لوگوں کی تھی کیا حال کی اُمت کو نہیں ہے و بے شک ہے۔ ہم جواب میں یہہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو اِن باتوں کی بابت لکھ دیا کہ اِن تینوں کو ہم ایک ہی عہدہ کی جزو سمجھتے ہیں اور واقعی ایسا ہی ہے اور ہماری غرض اُس نبی یا نبیوں سے تھی جو اِس دائرہ سے باہر ہیں۔ اور اِسکے ساتھ ہم یہہ بھی لکھ چکے کہ مسیح کا وعدہ ساتھ رہنے اور دعاؤں کے سُننے کا اور روحانی نعمتوں کی تحصیل کسی غیر نبی کی ضرورت کو اور بھی برطرف کرتی ہیں اور اُن غیروں کا پتہ بھی بتا چکے اِس لئے ہم کہتے ہیں کہ مسیح کا نبی اور کاہن اور سلطان ہونا اور ہر گھڑی اور ہر ساعت (بلحاظ اِن عہدوں کے) اِنسان کی روحانی ترقی اور حاجت روائی کرنا بجدہ ہر زمانہ کی اُمت کے لئے کسی غیر نبی کی آمد کو عبث ٹھہراتا ہے مسیح کا وہ شہود ارضی اور یہہ ظہور ذاتی غیر نبی کی عدم ضرورت کے لئے دلیل کافی ہے اور ہم جالندھری صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُنہوں نے کسی غیر نبی کی عدم ضرورت کے اظہار میں ہماری خوب مدد کی ہے +

قولہ۔ عیسیٰ ہمارا نبی ہے اور اپنی کلام کے ذریعہ سے ہر وقت اور ہر ساعت وہی کام کر رہا ہے جو اُسنے عالم شہود میں آکر کیا تھا۔ جب یہہ حال ہے تو صاحب من خود ہی اظہر ہے کہ آپکا عنوان غلط ہے کہ ہر وقت اور ہر حال میں نبی کی ضرورت ہے۔ جب مسیح موجود ہے تو پھر اِس ضرورت کے کیا معنے مسیح کے ساتھ رہنے اور وہی کام کرنے کی ضرورت تھی سو وہ تو حاصل ہے۔ اِسلئے غیر غیر ہی ٹھہرا +

قولہ۔ مانا کہ وہ جلیلی آجکل تابیرمس کے کناروں پر بدستور کھڑا ہو کے لوگوں کو وعظ و نصیحت نہیں سُناتا تاہم اُسکی کلام اُسی مقام پر کہی ہوئی بدستور موجود ہے۔ برادر عزیز اُس کلام کا بدستور موجود ہونا کسی غیر نبی کی کلام کی مداخلت کا مانع ہوا یا نہ ہوا۔ عدم ضرورت کی یہہ ایک اور دلیل ہے اور یہی ہمارا مدعا ہے۔ اُسی کلام موجودہ کی ضرورت ہے نہ کسی اور کی اِسلئے ہم وہ سُناتے ہیں اور لوگوں کو سُننا واجب ہے +

قولہ مسیح نے خود اپنے وقت میں اپنے سے پہلے نبیوں پر اشارہ کر کے یہودیوں کو باآواز بلند فرمایا تھا کہ تم لوگ کیوں اُنکی کلام نہیں پڑھتے ہو سو اگر حال میں نبی کی ضرورت نہیں رہی تو بتاؤ کہ مسیح کے اِس خطاب سے کیا مراد تھی + اِس خطاب سے مراد یہہ تھی کہ انبیاء سابقین نے کہا۔ میں میری خبر دی سو تم لوگ اُن میں یہہ خبر ڈھونڈھو۔ ڈھونڈھو کہ مسیح کے نسب اور کام اور کلام اور خصلت اور رتبہ کی بابت وے کیا لکھ گئے تھے اور یوں میری ضرورت کے قایل ہو گے کسی غیر نبی کی ضرورت کا اشارہ نہیں کیا اور اگر کچھ ہے تو یہہ ہے کہ اُنہیں کتابوں میں ڈھونڈھو اُنہیں میں میری خبر ہے یہہ حکم کسی غیر کتاب کی طرف رجوع کرنیکا مانع ہے +

جالندھری صاحب کی باقی ماندہ تحریر سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارا مُدعا پا گئے۔ اور جس ضرورت کا آپ اب تک گیت گاتے رہے اُسکا تو ذکر نہیں اُسی کے تو ہم منکر ہیں اور اُسی کے سبب غیروں کی عدم ضرورت کی تمہید میں ہمیں ذرا بھی پس و پیش نہیں ہے۔ اُمید ہے کہ جالندھری صاحب ہمارے مدعا کو بخوبی سمجھ جائینگے۔ اگر ہمارے مضامین کو غور سے پڑھتے تو کبھی کے سمجھ گئے ہوتے +

راقم
جی ایل ٹھاکر داس

خط

خداپرست اور سچائی کے سکھلانیوالے مغز کشیش
ایکا بڑا مشکور ہوں کہ آپنے میرے اُس سوال کو جو سود کی بابت تھا۔ درج اخبار فرمایا۔ پر افسوس کہ اُن اصحاب پر جنکا نام نامی سوال میں مندرج تھا کہ [illegible]

لکھا جسسے بندہ متفق الرائے ہے۔ اور جو کچھ منشی دینا ناتھ صاحب نے لکھا درست اور بجا ہے۔ مگر میری عرض ہے کہ اگر منشی صاحب موصوف کے گراں نہ گذرے۔ تو اسبات کی مکرر تشریح مفصل طور پر فرماویں۔ کہ ناروا نفع کے کیا معنے۔ اور یہہ لفظ کن کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ آیا مسیحیان انجیل ہر طرح کا دنیوی بیوپار کر سکتے ہیں۔ اور ہر طرح کا سود لے سکتے ہیں۔ اور وہ ناروا نفع ہے یا نہیں۔ پس میرے بزرگ مجھپر یہہ مہربانی فرماویں کہ میرے دل کے شبہات دور فرماویں تو عنایت بزرگانہ سے دور نہ ہوگا۔ کیونکہ اس معاملہ میں میرے دل کے خیالات نے مجھے گھبرا دیا ہے + راقم

دہلی مسیحی کا خادم م۔ د۔ ک
ادرس

سود

منظور ہے گذارش احوال واقعی
اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

لیجئے۔ بزرگ ایڈیٹر۔

مجھے بڑی اُمید تھی کہ اُن بزرگوں میں سے جنکا نام نامی سوال درباب سود میں مندرج تھا۔ کوئی بزرگ اپنے عالی خیالات کو ظاہر فرماوینگے۔ مگر افسوس کہ سوائے آپکے کسی نے دو حرف بھی تحریر نہ فرمائے۔ آپ نے جو کچھ بحث ہذا کے باب میں تحریر فرمایا درست اور بجا ہے۔ مگر ایک بات کی بابت کسر رہ گئی ہے۔ اور وہ وہی بات ہے جسپر مستفسر صاحب نے زیادہ زور دیا ہے۔ یوں تو سود لینے میں کچھ گناہ نہیں معلوم ہوتا مگر اس فقرہ میں کہ زیادہ سود لینا ناروا نفع ہے یا نہیں؟ تقصیر و خطا کی کتنی گنجائش ہے۔ میں اس سوال کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ اول اثبات۔ دویم نفی +

اثبات کی بابت جیسے آپ بھی فرماتے ہیں۔ کہ سود لینا جائز ہے۔ میں بھی یہی سمجھتا ہوں اور یہہ بھی اُسکے [illegible] ناروا نفع نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ دنیوی معاملات بغیر [illegible] ہوسکتا ہے۔ غرض کتنا ہی ہووے تو بھی ناروا نفع نہیں ہو سکتا (خیال رہے کہ لفظ ناروا صرف مسیحیوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے دوسروں سے ہمیں کچھ سروکار نہیں) اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ تعجب ہے کیونکہ زیادہ سود ناروا نفع نہیں ہوسکتا۔ مثلاً ایک شخص کسی دینی عہدے پر سرفراز ہے اور اپنے دنیوی بیوپار میں بھی سرگرم ہے اور روپیہ سود پر چلاتا ہے۔ اگر کسی وقت کسی بھائی کو کچھ ضرورت ہوئی۔ تو قرض لینے کی حاجت ہوئی۔ اب اس سے فی صدی پانچ روپیہ ماہواری سود طلب ہوتا ہے۔ اب خیال کرو کہ یہہ سود مہاجنوں بنیوں اور نیز سرکاری نرخ سے بھی کہیں بڑھکر ہے۔ اور شخص مذکور لیتا ہو۔ تو کیا یہہ ناروا نفع نہیں۔ البتہ دو طریق بلکہ تین طرح سے ناروا ہوسکتا ہے۔ اوّل آنکہ وہ دین کی خدمت کرنے سے روزی حاصل کرتا ہے۔ دویم آنکہ بھائیوں سے سود لینا روا نہیں۔ سویم آنکہ اسقدر!!! پس ہم اس سود کو **یوزری** کہینگے

اب ہم معترض صاحب کو صاف جواب دینگے +

بمے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید + کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا۔ اگرچہ مذکورہ بیوپاری یوزری کیوں نہ ہو تو بھی ناروا نفع نہیں سبب یہہ کہ بعض ہمارے ہادیے دین زیادہ سود روا رکھتے ہیں ہاں بعض ہمارے خادمان دین حد سے بڑھکر اسکام میں دست اندازی کرتے ہیں۔ ع۔ سچ بولتا ہوں جھوٹ کی عادت نہیں مجھے + چنانچہ نگہبان کلیسیا ہمیں ایسے نمونہ دکھاتے ہیں۔ تو ہم کیونکر کہیں کہ ناروا ہے۔ کیا وہ کلام الٰہی سے واقف نہیں کیا لفظ یوزری کو نہیں جانتے ہاں سب کچھ جانتے ہیں۔ پس جو کچھ وہ کرتے ہیں درست و بجا ہے۔ ہم دلیر ہوکر پانچ کے [illegible] اپنے ہی بھائیوں سے لینگے۔ اور اُنکے جان و مال کو اپنا جانینگے۔ ہم اسکو کسی طرح کی تقصیر یا کسی نوع کا گناہ نہیں تصور کر سکتے۔ ہم اسی کو گین سمجھ لینگے۔ یوزری کا خیال بھی جی میں نہ لاوینگے +

اب نفی کلام الٰہی سے ثابت کرینگے کہ کسی طرحکا سود لینا گناہ ہے۔ اور ناروا نفع خصوصاً اپنے بھائیوں سے۔ اگر نہیں تو فرمائیگا یا آپ یا کوئی اور بزرگ ان آیات ذیل کا کیا مطلب ہے اور یہہ کلام مقدس میں روح القدس نے کیوں لکھیں +

اگر تو میرے لوگوں میں جس کسیکو جو تیرے آگے محتاج ہے کچھ قرض دیوے تو اُس سے بیاجیوں کی طرح سلوک مت کر اور اُس سے سود مت لے۔ خروج ۲۲/۲۵ وغیرہ +

تو اُس سے سود اور نفع مت لے احبار ۲۵/۳۶-۳۷ وغیرہ +

تو اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دیجیو۔۔۔۔ الخ ۲۳/۱۹ +

تم لوگ ہر ایک اپنے اپنے بھائی سے سود لیتے ہو الخ نحمیاہ ۵ باب ۱۰ آیت میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ ہم لوگ سود لینے سے ہاتھ اُٹھاویں

جیسا سود لینے والے کا ویسے سود دینے والے کا یسعیاہ ۲۴/۲ +

سود پر نہیں دیا لیا۔۔۔۔ الخ حزقیایل ۱۸ باب ۱۳ آیت سود پر دیوے اور سود کھاوے تو کیا وہ جیتا رہیگا وہ نہ جئیگا۔ اُسنے یہہ سارے نفرتی کام کئے۔ وہ یقیناً مر جائیگا اُسکا لہو اُسپر ہوگا۔ یوں ہی ۲۲/۱۲ تیرے بیچ میں اُنہوں نے رشوت لی تاکہ خون کیا جائے۔ تو نے بیاج اور سود لیا ہے۔ اور ظلم کرکے اپنے پڑوسی کو لوٹا ہے۔ اور مجھے فراموش کیا خداوند یہوواہ کہتا ہے اسیطرح ۱۵ زبور سارا خصوصاً ۵ آیت وہ جو سود کے لئے قرض نہیں دیتا الخ +

فی الجملہ ہم اسمیں زیادہ بحث نہیں کرتے۔ ہاں البتہ اگر کوئی

صاحب کچھ لکھے تو بولنا ہوگا پھر اُسسے زیادہ مفصل عرض کیا جائیگا +

راقم

آزادہ رو ہوں میرا مسلک ہی صلح کل
ہرگز کبھو کسی سے عداوت نہیں مجھے

اخبارات تاربرقی

کابل ۲۵ مئی - تھوڑے دن ہوئے کہ اُنیسویں پنجاب پیادگان کے دو سپاہی اور سفر مینا کے چار سپاہی اور ایک حوالدار معہ اپنے ہتھیاروں اور گولی باروت کے بھاگ گئے ہیں اور خیال ہے کہ غزنی میں آگئے ہیں - میجر ٹلفنس صاحب نے تخمیناً چار سو پیدل اور سوار کے ساتھ ۱۲ مئی کو درہ چراغ کی گرد آوری کی - اور وہاں سب کو دوست پایا - یہاں سے ساکنان کا بیان ہے کہ محمد جان غزنی کے قرب وجوار میں ہے اور التیمور کا اہل زمٹ مجمع رفتہ رفتہ کم ہوتا جاتا ہے ان لوگوں نے ۱۲ مئی کو شہادت خان پوپلزئی کا گاؤں لوٹ لیا جہاں سے بہت رسد ملتی تھی - جنرل رابرٹس نے کیمپ امیر قلعہ سے ۲۴ مئی کو خطوط بھیجے - اُنسے مندرجہ ذیل خبریں معلوم ہوئیں - ۶ سو آدمی ۲۰ مئی کو التیمور سے اُتر کر موضع قلعہ سمند خان میں مقیم ہوئے - جو جنرل راس کے کیمپ سے ۴ میل پر ہے - جنرل رابرٹس کے اکثر ہمراہیونکی یہہ رائے ہے کہ مستوفی کی روانگی سے وردک لوگوں کو پھر جمع ہو کر تکلیف دینے کا استعمال ہوگا +

شملہ ۲۷ مئی - میجر وایٹ صاحب ملٹری سکرٹری اور لارڈ ولیم برسفورڈ صاحب ایڈڈی کیمپ لارڈ رپن صاحب کے شمول کے لئے صبح بمبئی کو جائینگے اُمید ہے کہ لارڈ رپن صاحب ۱۰ جون تک شملہ پر پہونچینگے اور ۳ جون کو بمبئی سے روانہ ہونگے +

لنڈن - ۲۵ مئی - نائب وزیر ہند نے بجواب ایک سوال کے کہا کہ جیلخانہ جات ہند کے انتظام پر نظر ثانی کا گورنمنٹ کا منشا نہیں ہے - صاحب وزیر ہند نے بجواب ایک سوال کے فرمایا کہ میں آئندہ اجلاس میں ایک کمیٹی کیواسطے تحریک کرونگا - جو ایکٹ ۱۸۵۸ع بابت بہتری حکومت ہندوستان کے مطالب اور طریق عملدرآمد پر غور کرے گی - ڈربی کی وکالت میں ایک جگہہ کے خالی ہونے پر سر ڈربی ہارکورٹ صاحب بلا مخالفت مقرر ہوئے - سرگارنٹ ولسلی صاحب کیمپ سے لنڈن میں پہونچے +

کابل - ۲۶ مئی - اہل شہر کی رائے ہے کہ عبدالرحمان دو مہینے سے پہلے ترکستان کو نہ چھوڑینگے اور خرمنوں کے اُٹھائے جانے اور محاصل کے وصول ہونے تک وہاں ٹھہرینگے اور وہاں ایک بھاری لشکر اپنی امارات کی تائید کیواسطے ہمراہ لانا چاہتا ہے جنرل رابرٹس صاحب آج کوتل تخت کے نیچے پہونچگئے ہیں اور ۲۹ مئی کو کابل پہونچینگے +

لنڈن - ۲۶ مئی - اسٹریا نے البانیا والوں کے کمک کی راہ روکنے کو سکوتری کے محاصرہ کی تجویز کی ہے جنرل سکوبلاف حکیسلار میں پہونچگئے ہیں اور جلد آگے بڑھنا چاہتے ہیں +

لنڈن - ۲۰ مئی - لارڈ چانسلر نے ایک مسودہ قانون اس غرض سے پیش کیا ہے کہ پروٹسٹنٹ آدمیوں کے مردے اور اُنکی قبریں چرچ انگلنڈ کیخدمت کے بغیر بھی گرجا کے احاطہ کے اندر بن سکینگی +

افواہ ہے کہ نفی ترکمانوں کا سرغنہ مرگیا ہے +

شملہ - ۲۰ مئی - ہوتک غلزئی کے دو رقیب سرداروں میں سے ایک سردار اسمی سعید خان قندھار میں آیا ہے تعلم قندانی کے ایک نورزیئی نے تلوار کے ساتھ ایک گھسیارہ پر حملہ کرکے اُسکو خفیف سا زخمی کیا مگر گرفتار کیا گیا اور بعد دو پہر پھانسی دیا گیا +

برجا اور قندال کے درمیانی مقامات تاربرقی ہے اکثر جگہہ تار کاٹا گیا ہے اور افواہ ہے کہ یہہ تار اُن آدمیوں نے کاٹا ہے جو ایک ایسے شخص کے ہمراہ ہیں جو خود کو شہزادہ کہتا ہے اور بغاوت کے برانگیختہ کرنیکی کوشش میں ہے +

گورنمنٹ ہند کو اطلاع دیگئی ہے کہ اس سال سالگرہ کی تقریب پر سرکار ہند کے خطابوں کا گزٹ شایع نہ ہوگا +

کابل - ۲۹ مئی جنرل رابرٹس صاحب آج صبح کے ۸ بجے مع فوج کے قلعہ غلام حیدر خان سے شیرپور میں پہونچے سردست میدان میں جنرل بیکر مع اپنی برگیڈ کے ٹھہرے ہیں حضور ملکہ معظمہ کی سالگرہ کی تقریب میں کابل کی کل فوج کی حاضری لیگئی اور ۳۱ توپ کی شاہی سلامی ہوئی +

لودیانہ

۲۴ مئی کو ۶ بجے شام کے تبقریب سالگرہ حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند پریڈ پولیس میں جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کیطرف سے جلسہ منعقد ہوا جسمیں تمام صاحبان شاہزادگان و رؤسا و خاندانی جمعدار و سیرونجات کے عمائد و تمام ممبران منوسپل کمیٹی مدعو تھے تشریف فرما ہوئے ۶ بجے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کیطرف سے ایک سپیچ جو ذیل میں درج کیجاتی ہے جناب نقیر سید ظہور الدین خانصاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے پڑھکر سنائی اور اُسکے جواب میں جناب شہزادہ شاہ پور صاحب نے حاضرین جلسہ کیطرف سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا شکریہ ادا کیا - اور پھر حاضرین جلسہ کو عطر و پان تقسیم کیا گیا اسکے بعد آتش بازی چھوڑی گئی - امسال آتش بازی نہایت عمدہ تھی اور ایک گھنٹہ تک برابر

آتش بازی چلتی رہی ۹ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ موصوف میں اُن ممبران میونسپل کمیٹی کو پروانہ بھی ملے ہیں جنھوں نے شہر میں ٹیکہ لگوانے میں کوشش کی تھی اور بعض ملازمان میونسپل کو انعام بھی عطا ہوا ہے +

سپیچ

اے صاحبان حاضرین جلسہ میں نے آپ لوگونکو واسطے یادداشت اور طاقت دینے خیالات فرماں برداری حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند دام سلطنتہا جسکی ہم سب لوگ رعایا ہیں یاد کیا ہے اور مجکو یقین ہے کہ لوگ اس ضلع کے ان خیالات میں فوق رکھتے ہیں۔ خاص کر فی زمانہ کابل کے مفسدہ سے اُن باتوں کا امتحان ہوا کہ ہزاروں آدمیوں نے نوکری سپاہ گری اختیار کی اور ہزاروں نے نوکری کسریٹ اُٹھائی اور بہت سے طالب علمان امتحان مڈل شدگان مدرسہ جات نے نوکری دفعداری بخوشی قبول کی یہہ ازبس خوشی کی بات ہے کہ تعلیم کے باعث جو سپاہیانہ طریقہ قوم زمیدار ضلع ہذا کا مشہور ہے اثر پزیری تعلیم سے کچھہ کم زور نہیں ہوا بلکہ ترقی پر ہے۔ خاتمہ پر میں شکر ایزدی بجالاتا ہوں کہ بہ نسبت شاہزادگان و سرداران و خاندان جھجھر و دیگر روسا جو مد میں شامل ہے اور پھر رسالداران و صوبہ داران جو اس جلسہ مبارک میں حاضر ہیں انکی کارگذاری کا تذکرہ ضرور نہیں کیونکہ سب کو مشہور اور معلوم ہے اور بہ نسبت شاہزادہ صاحبان یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ باوجودیکہ بہ سبب ہونے بلوہ انکے ملک پیدایش و قدیمی بادشاہت سے جبکہ کوئی مشورہ یا مدد کسی قسم کی طلب ہوئی تو سچے دل سے طیار پائے گئے۔ اور خاندان جھجھر کی مدد بھی کامیاب ہوئی فقط

آئینۂ قران

موسومہ فہرست قران

سیکڑوں برس سے علماء ہند کوشش کرتے رہے کہ کوئی ایسی عمدہ فہرست قران تیار کیجائے کہ اسکو دیکھتے ہی فوراً قران کا ہر ایک مقام و مطلب دریافت ہو جاوے مگر کسی کو کامیابی نہ ہوئی چنانچہ اس مطلب کے حل کرنے کے لئے جناب پادری ویریصاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ نے کوشش کی اور ۱۸۷۹ء میں ایک فہرست قران اُردو میں بنائی جو رومن حروف میں چھاپی گئی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی۔ اکثر اہل اسلام رومن حروف نہیں پڑھ سکتے اسواسطے بعضوں نے ہمسے درخواست کی کہ اگر یہہ فہرست زبان اُردو و حروف فارسی میں شایع ہو جاوے تو ہر ایک کو فایدہ پہونچے اس فہرست میں قران کا ہر ایک مطلب ایک جگہہ جمع کیا گیا ہے یعنے اگرچہ کوئی دیکھنا چاہے کہ آدم کا ذکر قران میں کس کس سورت اور رکوع و سیپارے میں ہے تو فوراً ایک ہی جگہہ معلوم ہو جاوے کہ فلاں فلاں سورت و رکوع و سیپارے میں ہے اسیطرح نماز روزہ زکوۃ و نجات و شیطان و جہاد و کافر و دوزخ و بہشت وغیرہ کا ذکر ترتیب وار جمع کیا گیا ہے اب ہمارا ارادہ ہے کہ اسکو فارسی حروف میں چھاپیں مگر جبتک کم سے کم تین سو درخواستیں ہم نہ پہونچیں تو ہم چھاپ نہیں سکتے اسلئے یہہ

اشتہار دیا جاتا ہے کہ جس کسیکو ایسی فہرست نایاب کی خریداری منظور ہو درخواست اپنی راقم کے پاس بھیجدیں جسوقت تین سو درخواستیں جمع ہو جاینگی کتاب فوراً چھاپی جاوے گی۔ اس کتاب کے صفحہ قریب ۱۴۰ کے ہونگے۔ جن صاحبوں کی درخواستیں پیشتر چھپنے کے پہونچینگی اُنسے قیمت فی جلد ۸ ر معہ محصول ۹ ر اور بعد میں ۱۲ لیجایگی +

راقم

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویریصاحب کے اہتمام سے چھپا